رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

نظم	ص۱
مدینۃ المسیح	ص۱
مولوی محمد علی	ص۲
اخبار	ص۲
مسٹر امیر علی	ص۲
اتمام حجت	ص۳
خطبہ جمعہ دوم کا	ص۳
حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری	ص۴
الفضل کی اشاعت کا سوال	ص۹
فہرست نو مبائعین	ص۹
اشتہارات	ص۱۰
خبریں	ص۱۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان ٭

نمبر ۶۵ | مورخہ ۲ فروری سنہ ۱۹۲۲ء | یوم دو شنبہ | مطابق ۲۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

مدینۃ المسیح

ہز رائل ہائینس پرنس آف ویلز کی آمد لاہور پر گورنمنٹ ہوس لاہور میں شہزادہ موصوف کا استقبال کرنے کے لئے جو چند معززین ہز ایکسلنسی گورنر پنجاب نے خاص طور پر منتخب فرمائے ہیں۔ اور بذریعہ اپنے مراسلہ خاص کے انکو لاہور میں دعوۃ دی ہے۔ انہیں میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کا بھی اسم گرامی ہے۔ اسلئے گو حضور عام پبلک مواقع پر شامل تو نہیں ہوا کرتے مگر تاج برطانیہ کے ساتھ جماعت حقہ احمدیہ کے دلی خلوص و وفاداری اور موجودہ فتنہ ترک موالات کو ملحوظ رکھتے ہوئے حضور گورنمنٹ عالیہ کے منشاء کے مطابق انشاء اللہ العزیز ۲۳ فروری سنہ ۱۹۲۲ء کو لاہور تشریف لے جاینگے۔ اور غالباً تین چار یوم تک وہاں قیام فرمائینگے ٭

۱۸ فروری کو شیخ محمود احمد صاحب ابن شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم بغرض تعلیم و تبلیغ مصر کو اور مولانا سید محفوظ الحق صاحب میسور کو ۲

نظم

بخیر گذشت

برادرم ایڈیٹر صاحب الفضل سلمکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی تکلیف کا حال پڑھ کر تو درد پیدا ہوا ہی تھا۔ ادھر بندہ کے ساتھ جو دردناک واقعہ پیش آیا۔ اسے نظم میں ظاہر کر دیا۔ نظم سادہ ہے۔ درد کا مرقع ہے۔ والسلام

خاکسار محمد نواب خان ثاقب میرزا خانی مالیر کوٹلہ

گر کے زینہ سے جو چوٹ آئی تن آقا پر
اس کا صدمہ ہوا ثاقب کے دل شیدا پر
شرکت درد ہوئی درد جو دل میں اُٹھا
درد دل کا وہ اثر تھا جو جہاں نے دیکھا

جمعہ کی صبح کو میں جاتا تھا گاڑی میں سوار
برق سے بڑھ کے جھٹک کر چلا اسپ ہوار
پوری طاقت سے یہ کی فکر کہ ٹھہراؤں میں
لے کے قابو میں کسی طرح سے لے آؤں میں
آگئے تحریر قضا اور قدر کی آئی
اسپ خود رو نے بری طرح سے ٹھوکر کھائی
تین نیچے گرے میں خود گرا اور نوکر بھی
ٹوٹی گاڑی نہ رہی دیکھنے کو پھر بھی
درد اک پہلے ہی تھا دل میں نیا درد اٹھا
سہہ کے یہ صدمہ میں آخر بدم سرد اٹھا
دیکھا بچوں کو تو اک بچہ ہے گاڑی کے تلے
تن نازک ہے اسی کا بار گراں کے نیچے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گاڑی اُلٹوائی تو معصوم سلامت اُٹھا
پوچھا کیسے ہو تو بار دِگر شگفتہ بولا
کہ مجھے درد نہیں ہاں یہ کچھ زحمت ہے
میری حالت پہ خدا کی نظرِ رحمت ہے
ننھے بچے کو جو دیکھا تو ہے زخمی چہرہ
اس سے پوچھا تو کہا میں بھی ہوں بالکل اچھا
تیسرا بچہ جو دیکھا تو بہت ساتھا نڈھال
سخت چوٹ آئی تھی تھا اس کا بہت پتلا حال
شکر صد شکر کہ جان بچ گئی لاکھوں پائے
ناگہانی یہ بلائیں ہیں خدا ان سے بچائے
بال بیکانہ ہوا اس سے مگر ذکر کا
دیکھ کر سب کو بڑی فکر کہ میں ہوں کیسا
ہاتھ پر پاؤں پہ گھٹنوں پہ خراشیں آئیں
ناک اور چہرہ پہ زخموں کی تراشیں آئیں
گھر پہ آکر پڑھی الفضل میں پر نیک خبر
کہ اب آرام سے ہے جان و تن فضل عمر
سجدۂ شکر بجالایا میں اللہ کے حضور
کہ مادر و الم بھی وہی کر دیگا دور
کشتی گرداب پہ تھی حق نے اسے پار کیا
شکر کا ثاقب غمناک نے اظہار کیا

تبدیلی افسران نظارت

احباب کی اطلاع کیلئے شایع کیا جاتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے عملہ محکمہائے نظارت میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں فرمائی ہیں:۔

(۱) ناظر تالیف و اشاعت بجائے مولوی رحیم بخش صاحب کے چودہری فتح محمد صاحب ہو گئے ۔

(۲) نائب ناظر تالیف و اشاعت سید ولی اللہ شاہ صاحب ہو گئے

(۳) ناظم الجنسی بجائے سید ولی اللہ شاہ صاحب کے شیخ نواب دین صاحب ہو گئے ۔

(۴) انچارج دفتر ڈاک بجائے شیخ نواب دین صاحب کے مولوی رحیم بخش صاحب ہو گئے ۔

(۵) ناظر تعلیم و تربیت بجائے ماسٹر علی محمد صاحب کے چودہری فتح محمد صاحب ہو گئے ۔ فقط ۔ والسلام

مرزا بشیر احمد ۔ قائمقام ناظر اعلیٰ قادیان

مولوی محمد علی صاحب کا چیلنج منظور

ہم حوالہ دکھانے کو تیار ہیں

مولوی محمد علی صاحب کے ٹریکٹ بنام اتمام حجت نمبر ۳ کا جواب میں نے بفضلہ تعالیٰ لکھ لیا ہے ۔ جو انشاء اللہ الفضل کی قریبی اشاعت میں شایع ہو گا ۔ مگر مولوی صاحب نے اپنے ٹریکٹ کے صفحہ ۲ میں جو مندرجہ ذیل چیلنج دیا ہے کہ :۔

"حضرت صاحب کے دعویٰ میں تبدیلی کی تاریخ ۱۹۰۲ء (خلیفۃ المسیح الثانی) انہوں نے خود بنائی تھی اسلئے انکھیں حق تھا کہ خود اُسے بدل کر ۱۹۰۱ء بنادیں ۔ اگر میں اسبات میں جھوٹا ہوں ۔ تو مجھے سارے احمدی لٹریچر میں کتابیں ہوں یا اشتہارات یا اخباروں میں کوئی شخص صرف ایک فقرہ نکالکر دکھادے کہ میاں صاحب کی اس ایجاد و متعلق تبدیلی عقیدہ سے پیشتر کبھی کسی نے یہ لکھا ہو ۔ کہ حضرت صاحب نے ۱۹۰۲ء یا ۱۹۰۱ء میں اپنا دعویٰ تبدیل کر لیا تھا ۔ پہلے آپ غلطی سے اپنے آپ کو نبی کی بجائے محدث کہدیا کرتے تھے ۔ اور ایک زمانہ آپ پر ایسا گذرا تھا کہ آپ لفظ نبی یا محدث کے معنے نہ جانتے تھے ۔"

میں اس چیلنج کو منظور کرتا ہوں ۔ مولوی صاحب خواہ بذریعہ اخبار یا اگر اخبار کے شایع ہونے میں دیر ہو تو بذریعہ رجسٹری مجھ کو اطلاع کریں ۔ کہ اگر میں ان کا مطالبہ پورا کروں ۔ تو کیا آپ حسب اقرار خود اس بات کا اعلان کرنے کے لئے تیار ہیں کہ ایسا فقرہ دیکھنے کے بعد آپ کو آیندہ کے لئے جھوٹا سمجھا جائے اور آپ نے جو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ پر تبدیلی عقیدہ کا گندہ الزام لگایا ہے ۔ اسکو بے بنیاد قرار دیکر آپ سے یہ توقع رکھی جائے ۔ کہ آیندہ آپ اس قسم کے جرم کا ارتکاب نہیں کرینگے ۔ اور اپنے ہمخیالوں کو بھی منع کرینگے ۔ آپ کی منظوری کی اطلاع اسلئے ضروری ہے کہ اس حوالہ کو جواب میں ہی شایع کر دیا جائے ۔

عبدالرحمٰن مصری ۔ ۱۶ ر فروری ۱۹۲۲ء

اخبار احمدیہ

اثر احمدیت بحضور خلیفۃ المسیح ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ خاکسار کے آبائی گاؤں ...... میں ایک آدمی ...... احمدی ہوا تھا ۔ جو قریباً دو سال سے احمدی ہے پہلے اس کا گذارہ چوری پر تھا آبائی ورثہ کچھ نہیں ۔ اب خدا کے فضل سے چوری کو اس نے بالکل چھوڑ دیا ہے ۔ اور مقروض ہوتا چلا جاتا ہے ۔ فاقہ پر فاقہ اٹھاتا ہے ۔ مگر میرے خیال میں حضرت صاحب کی تعلیم پر بندہ سے بڑھکر عمل کرتا ہے پہلے اس نے نماز بھی کبھی نہیں پڑھی تھی ۔ اب تہجد بھی نہیں چھوڑتا ۔ دستخط ...

بیعت خلافت بجناب حضرت حضور خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بعد از سلام واجب الاحترام گذارش ہے ۔ کہ خاکسار حضرت مسیح موعود کے زمانہ سے جماعت احمدیہ میں داخل ہے حضرت خلیفۃ المسیح اول کی بھی بیعت کی تھی ۔ اس کے بعد جب سے آنحضور خلیفہ ہوئے ہیں ۔ اسی وقت سے اعتقاد رکھتا ہے ۔ مگر قادیان آکر بیعت کا اتفاق نہیں ہو سکا ۔ لہذا بذریعہ عریضہ ہذا تحریری بیعت کی استدعا کرتا ہے ۔ انشاء اللہ قادیان میں حاضر ہونگا ۔

خیر الدین احمدی ۔ رائے کوٹ ۔ لودھیانہ

دوستوں کو اطلاع خدا کے فضل و کرم سے مظفر گڑھ میں انجمن احمدیہ قائم ہو گئی ہے اگر کوئی دوست اس طرف سے گذریں تو ضرور ملاقات سے مشکور فرمائیں

خاکسار محمد احمد خان گڈس کلرک ریلوے سٹیشن مظفر گڈھ

رسید چندہ زنانہ وارڈ نور ہسپتال کے زنانہ وارڈ کے چندہ میں احمدیہ خواتین شاہجہانپور کیطرف سے مبلغ ۵ ۲ مجھے وصول ہوئے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں پر رحم و کرم کی بارشیں نازل فرمائے ۔ سکینۃ النساء قادیان

نماز جنازہ ملک شیر محمد خان صاحب ساکن کوٹ رحمت خاں کی لڑکی ولایت بی بی فوت ہوگئی ہے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں ۔ (۲) امیری لڑکی فوت ہوگئی ہے ۔ مرحومہ کا جنازہ غائب

ولادت :۔ امیر احمد صاحب قریشی قادیان کے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے ۔ خدا مبارک کرے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۲۰ فروری ۱۹۲۲ء

مسٹر امیر علی اور پروفیسر رام دیو

(از جناب مولانا شیر علی صاحب بی اے)

(۶)

پروفیسر صاحب کا دوسرا حوالہ فرشتوں کے متعلق ہے انھوں نے حسب رپورٹ بندے ماترم یہ بیان فرمایا تھا کہ مسٹر امیر علی اپنی کتاب میں لکھتا ہے۔ کہ قرآن شریف میں جو فرشتوں کا ذکر ہے۔ وہ محمد صاحب (صلے اللہ علیہ وسلم) کا وہم اور شاعرانہ نازک خیالی تھی۔ ورنہ فرشتہ درحقیقت کوئی چیز نہیں۔ اس کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا:۔

(۱) مسٹر امیر علی نے اپنی کتاب میں ہرگز نہیں لکھا کہ فرشتوں کے متعلق جو کچھ قرآن مجید میں ہے۔ وہ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وہم تھا۔

(۲) اور نہ یہ لکھا ہے۔ کہ فرشتہ درحقیقت کوئی نہیں۔

(۳) پروفیسر صاحب نے مسٹر امیر علی کی طرف جو فقرہ منسوب کیا ہے۔ وہی اپنی غلطی کا آپ مظہر ہے۔ وہم اور شاعرانہ نازک خیالی دو مخالف باتیں ہیں۔ وہم کسی ایسی چیز کو کہتے ہیں جس کا وجود نہ پایا جائے۔ لیکن کوئی شخص غلطی سے اس کے وجود کا قائل ہو۔ اور شاعرانہ نازک خیالی اُسے کہتے ہیں۔ کہ ایک چیز تو موجود ہو۔ لیکن اس کا ذکر استعارہ اور مجاز میں نظم یا کلام کو خوبصورت بنانے کے لئے کردیا جائے۔

(۴) مسٹر امیر علی فرشتوں کے وجود کے متعلق نہیں بلکہ ان کے لڑائی میں شامل ہونے کے متعلق یہ خیال ظاہر کرتے ہیں۔ کہ اس میں شاعرانہ رنگینی پائی جاتی ہے۔ مجاز اور استعارہ کو استعمال کیا گیا ہے۔

(۵) مسٹر امیر علی فرشتوں کے وجود کو محض استعارہ قرار دینے کو بھی جائز نہیں سمجھتے۔ کیونکہ وہ لکھتے ہیں۔ کہ فرشتوں کا انکار کرنے والے اگر فرشتوں کے وجود کو ماننے کا نام وہم رکھتے ہیں۔ تو ان کے نہ ماننے کا نام بھی وہم رکھا جاسکتا ہے۔

(۶) مسٹر امیر علی کہتے ہیں۔ فرشتوں کے وجود کا مسئلہ ایسا باریک مسئلہ ہے کہ انسانی عقل اس کی تہ تک نہیں پہنچ سکتی۔ جس کے دوسرے لفظوں میں یہ معنے ہیں کہ ان کے متعلق ہم بحث نہیں کرسکتے۔ ان کے متعلق بحث کرنا آسمانی کتب کا کام ہے۔

ان چھ اُموریں سے ۱ و ۲ و ۴ و ۵ کے جواب میں پروفیسر صاحب ساکت ہیں۔ اور ان کی تردید نہیں کرسکتے۔ ۳ کے جواب میں وہ فرماتے ہیں۔ کہ شاعرانہ نازک خیالی کا لفظ مسٹر امیر علی کی کتاب میں نہیں یہ بندے ماترم کے رپورٹر کی غلطی ہے۔ یعنی پروفیسر صاحب نے بھی لیکچر میں یہ لفظ استعمال نہیں کیا۔ بندے ماترم کے رپورٹر نے غلطی سے یہ لفظ ان کی طرف منسوب کیا ہے۔ مگر میں پوچھتا ہوں۔ کہ اگر بندے ماترم کے رپورٹر نے غلطی سے یہ لفظ پروفیسر صاحب کی طرف منسوب کیا۔ تو پرکاش کے ایڈیٹر اور رپورٹر کو کس طرح غلطی لگ گئی۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ پرکاش میں جو رپورٹ پروفیسر صاحب کے لیکچر کی شایع ہوئی ہے۔ اسمیں بھی شاعرانہ نازک خیالی کا ہی لفظ درج ہے۔ اور یہ لفظ غلط نہیں۔ بلکہ مسٹر امیر علی کی تحریر کا صحیح مفہوم ہے۔ پروفیسر صاحب اس بات کو خوب سمجھتے ہیں کہ کسی بیان میں Poetical element کے یہی معنے ہیں کہ وہ شاعرانہ طرز کا کلام ہے۔ یعنی شاعرانہ رنگ اپنے اندر رکھتا ہے۔ اب پروفیسر صاحب خود ہی فرمادیں کہ اسکے سوا اسکے اور کیا معنے ہیں کہ اس کلام میں شاعرانہ نازک خیالی اور مجاز اور استعارہ سے کام لیا گیا ہے۔ میں یقین کرتا ہوں۔ کہ جب پروفیسر صاحب نے ان معنوں کا انکار کیا۔ اور اس کا یہ مطلب بیان کیا کہ یہ بیان ایک وہم ہے۔ ان کا کانشنس ضرور انکو ملامت کرتا ہوگا کیونکہ ان کے معنے ایسے باطل ہیں کہ پروفیسر صاحب کو ہرگز جرأت نہیں ہوگی۔ کہ کسی انگریزی کی کلاس کے سامنے ایسے غلط معنے بیان کریں۔ یہ تو ایسی صریح بات تھی کہ اسپر کچھ لکھنے کی بھی ضرورت نہ تھی۔ مگر چونکہ پروفیسر صاحب باوجود پروفیسر کہلانے کے ایک صحیح مفہوم کا انکار کرتے ہیں۔ تو مجبوراً اسکے متعلق کچھ لکھنا پڑتا ہے

Poetical کا لفظ Poetry سے مشتق ہے۔ اور اس کے معنے ہیں Having the quality of poetry یعنی جسمیں Poetry کا رنگ اور خاصہ ہو۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ Poetry کسے کہتے ہیں The standard Dictionary of the Twentieth Century نے اسکی تشریح حسب ذیل الفاظ میں کی ہے:۔

The type of the literature of which the ruling factor is quickened imagination the proper language figurative the natural form verse and the chief aim to impart imaginative pleasure

اس تشریح کے رُو سے اگر کسی بیان میں مجاز اور استعارہ استعمال ہوا اور imagination سے کام لیا گیا ہو۔ تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس بیان میں شاعرانہ رنگ پایا جاتا ہے۔ اور یہی تشریح تھی۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنے مضمون میں لکھی۔ اور وہ imagination جس سے شاعر کام لیتا ہے۔ اسے اگر شاعرانہ نازک خیالی کے نام سے تعبیر کریں تو پروفیسر صاحب فرماویں کہ اسمیں کیا غلطی ہے۔ یہ بالکل صحیح مفہوم ہے۔ جسپر کوئی عقلمند آدمی اعتراض نہیں کرسکتا۔ پروفیسر صاحب فرماتے ہیں کہ Poetic کا ترجمہ مجاز اور استعارہ نہیں ہیں۔ Poetry کی تشریح میں لکھا۔ کہ اس کی موزون زبان مجاز و استعارہ ہوتی ہے۔ پس اگر کوئی کلام شاعرانہ طرز کی ہے۔ تو اس کا یہ مفہوم کہ اسمیں مجاز و استعارہ سے کام لیا گیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بالکل درست اور صحیح ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آتا کہ پروفیسر صاحب باوجود اس قدر قابلیت اور زباندانی کے ایسی صاف بات پر کیوں اعتراض فرماتے ہیں۔

پھر پروفیسر صاحب فرماتے ہیں کہ Poetic کے معنے ہیں Imaginative اور Imaginative کے معنے ہیں وہمی۔ پس ثابت ہوا کہ Poetic کے معنے وہمی ہیں۔ اور فرشتوں کا ذکر ایک وہم ہے۔ یہ استدلال پروفیسر صاحب کی شان کے لایق نہ تھا۔ معلوم نہیں۔ پروفیسر صاحب نے یہ طریق کیوں اختیار کیا۔ میں امید نہیں کرتا کہ پروفیسر صاحب ایک کالج کی کلاس میں ایسے معنے پیش کرنے کی جرأت کریں۔ اس Imagination کا نام وہم رکھنا جو ایک شاعر کی کلام کا خاصہ ہے۔ اور پھر وہم کے وہ معنے لیکر جو لفظ Superstition میں پائے جاتے ہیں۔ ایک غلط استدلال کرنا ایسا فعل ہے جو کسی صورت میں بھی پروفیسر صاحب کی شان کے شایان نہ تھا۔ میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا۔ کہ پروفیسر صاحب کو لفظ Imaginary سے دھوکا لگا ہے۔ کیونکہ Imaginary اور Imaginative میں جو فرق ہے وہ پروفیسر صاحب کو خوب معلوم ہونا چاہیئے۔ پس پروفیسر صاحب نے کبھی دھوکہ میں آکر ایسا نہیں کیا۔ بلکہ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ انہوں نے "عمداً" ایسا کیا ہے۔

ایسا ہی پروفیسر صاحب نے مسٹر امیر علی کے ایک اور فقرہ کو جس کا مفہوم ہے کہ فرشتوں کا وجود ایک باریک مسئلہ ہے۔ جس کی تہ تک انسانی عقل نہیں پہنچ سکتی ایسے طور پر بگاڑ کر پیش کیا ہے۔ کہ اسکو دیکھ کر افسوس آتا ہے مسٹر امیر علی کے فقرہ میں ہرگز فرشتوں کا انکار نہیں پایا جاتا۔ مگر پروفیسر صاحب نے کمال ہوشیاری سے اس فقرہ کے ایسے معنے کئے ہیں۔ جس سے سمجھا جائے۔ کہ مسٹر امیر علی فرشتوں کے وجود کا انکار کرتے ہیں۔ پروفیسر صاحب لکھتے ہیں کہ فرشتوں کے وجود کے متعلق سید صاحب کہ ان کی عقل اور فہم میں بالکل نہیں آتا کہ فرشتے ہیں۔ حالانکہ صحیح ترجمہ وہ ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنے مضمون میں کیا۔ اور جس کی درستی پر پروفیسر صاحب کوئی اعتراض نہیں کر سکے۔ وہ ترجمہ یہ ہے۔ آیا جس طرح لاک کا خیال ہے۔ خدا اور بندے کے درمیان کوئی اور وجود بھی ہیں۔ جس طرح انسان اور ادنیٰ حیوانات کے درمیان اور وجود ہیں؟ یہ ایک ایسا باریک مسئلہ ہے۔ کہ انسانی عقل اس کی تہ تک نہیں پہنچ سکتی انگریزی دان اصحاب کے لئے میں اصل الفاظ بھی نقل کر دیتا ہوں:۔

Whether there exist intermediate beings as Locke thinks, between God and man, just as there are intermediate beings between man and the lowest form of animal creation is a question too deep to be fathomed by the human intellect.

اب اس عبارت کو توڑ مروڑ کر پروفیسر یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ مسٹر امیر علی یہاں فرشتوں کے وجود کا انکار کر رہے ہیں۔ افسوس! پروفیسر صاحب نے لفظ Element پر بھی زور دیا ہے۔ اس کے معنے عنصر کے ہیں۔ اسلئے شاعرانہ نازک خیالی مراد نہیں ہو سکتی۔ ایک بیان میں شاعرانہ عنصر کے ہونے کے یہی معنے ہیں کہ وہ کلام شاعرانہ رنگ کا ہے۔ یا شاعرانہ رنگینی اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور یہی معنے مسٹر امیر علی بھی مراد لیتے ہیں کیونکہ اسی جگہ وہ آگے چلکر Poetical Character کا لفظ لکھتے ہیں۔ جس کے معنے ہیں۔ شاعرانہ طرز اور پروفیسر صاحب کی بدقسمتی سے انہوں نے اپنے مفہوم کو ایک مثال سے واضح کر دیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے فٹ نوٹ میں زبور ۱۸ کو بطور نمونہ کے پیش کیا ہے۔ اب میں اس زبور میں سے اقتباس ذیل میں نقل کرتا ہوں۔ تا ناظرین کو معلوم ہو کہ مسٹر امیر علی کا مطلب شاعرانہ طرز سے کیا تھا۔ آیا بقول پروفیسر صاحب صرف وہم مراد تھا یا مجاز و استعارہ و شاعرانہ نازک خیالی مراد تھی۔

"خداوند میری چٹان اور میرا گڑھ اور میرا چھڑانیوالا ہے۔ میرا خدا میری چٹان جس پر میرا بھروسا ہے میری ڈھال اور میری نجات کا سینگ اور میرا اونچا برج ...... موت کی رسیوں نے مجھ کو گھیرا۔ اور بے دین لوگوں کے سیلابوں نے مجھے ڈرایا ...... موت کے پھندوں نے مجھے آگے سے پھنسایا .... تب زمین کانپی اور لرزی۔ پہاڑ جڑ مول سے ہل گئے۔ اور اسلئے کہ وہ غضبناک ہوا۔ تھرتھرائے۔ اس کے نتھنوں سے دھواں اٹھا۔ اور اس کے منہ سے آگ بھڑکی۔ جس سے انگارے دھک اُٹھے۔ وہ کروبی (فرشتہ) پر سوار ہوا۔ اور پرواز کر گیا۔ وہ ہوا کے پروں پر اڑا اس نے تاریکی کو اپنا پردہ کیا۔ اور اس کے گرداگرد پانیوں کا اندھیرا اور بادلوں کی گھٹا اس کا خیمہ تھا۔"

اسی قدر اقتباس اس امر کے ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔ کہ قرآن شریف کے کلام میں شاعرانہ عنصر کے ہونے سے مسٹر امیر علی کا مطلب یہی ہے۔ کہ اس میں شاعرانہ نازک خیالی اور مجاز و استعارہ سے کام لیا گیا ہے کیونکہ جس زبور کے ساتھ مسٹر امیر علی نے قرآن شریف کے بیان کا مقابلہ کیا ہے۔ وہ سراسر شاعرانہ رنگینی اور استعارات سے ہی بھرا ہوا ہے۔

پروفیسر صاحب کا تیسرا حوالہ کثرت ازدواج کے متعلق ہے۔ پروفیسر صاحب لکھتے ہیں۔ کہ مسٹر امیر علی کثرت ازدواج کو زناکاری قرار دیتے ہیں۔ مسٹر امیر علی نے جہاں اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ اگرچہ وہ سراسر باطل اور اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ مگر جس رنگ میں پروفیسر صاحب نے اس کو پیش کیا ہے۔ وہ بھی سخت غلط فہمی پیدا کرنیوالا ہے۔ پروفیسر صاحب نے مسٹر امیر علی کی عبارت کے ایک حصہ کو نظر انداز کیا ہے۔ جس سے ان کی رائے خواہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ کیسی ہی غلط ہے۔ مگر وہ اور بھی بُرے پیرایہ میں پیش کی گئی ہے۔ مطلق طور پر یہ کہہ دینا جیسا کہ پروفیسر صاحب نے کیا ہے۔ کہ مسٹر امیر علی کثرت ازدواج کو زنا کاری قرار دیتے ہیں۔ یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ مسٹر امیر علی کے نزدیک ہر حال میں اور ہر زمانہ میں اور سوسائٹی کی ہر ایک حالت میں کثرت ازدواج زنا کاری کا دوسرا نام ہے۔ اور نعوذ باللہ انبیاء و اولیاء کرام و دیگر بزرگان ہر زمانہ جو ایک سے زیادہ بیویاں کرتے آئے ہیں۔ وہ سب مسٹر امیر علی کے نزدیک زنا کاری کے مرتکب تھے۔ یہ ایسا خیال ہے کہ مسٹر امیر علی کبھی اس کے تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہونگے۔ بلکہ ایسا خیال ان کی طرف منسوب کرنیوالے کو وہ بہتان کا مرتکب خیال کرینگے۔ اور نہ ان کا یہ مطلب تھا جو پروفیسر صاحب نے نہایت بے انصافی سے انکی طرف منسوب کیا ہے۔ ان کے خیالات کی تشریح خود ان کی کتاب سے ہوتی ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنے مضمون میں خود مسٹر امیر علی کے اقوال کو پیش کر کے مندرجہ ذیل امور کو ثابت کیا تھا۔ جنمیں سے ایک کی بھی پروفیسر صاحب تردید نہیں کر سکے۔

۱۔ مسٹر امیر علی کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے نزدیک نکاح کے متعلق اسلام کی دو تعلیمیں ہیں۔ ایک تعلیم تو غیر تعلیم یافتہ زمانوں اور ملکوں کے لئے یا بعض مجبوریوں کو جو انسان کو پیش آجاتی ہیں۔ مدنظر رکھ کر دیگئی ہے۔ اور ایک تعلیم تہذیب کے زمانہ کے لئے اور مہذب زمانہ کیلئے ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ "تمدنی ترقی کے بعض درجوں میں ایک مرد کا بہت سی عورتوں سے تعلق ایک ایسا فعل ہے۔ جس سے بچا نہیں جا سکتا۔ اور پھر لکھتے ہیں کہ اس امر کو ہمیشہ زیر نظر رکھنا چاہیئے۔ کہ کثرت ازدواج حالات پر منحصر ہے۔ بعض زمانوں اور سوسائٹی کی بعض حالتوں میں عورتوں کو فاقہ کشی اور تباہی سے بچانے کے لئے یہ نہایت ہی ضروری ہے"

(۲) مسٹر امیر علی یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اسلام کی تعلیم ہر حالت اور ہر زمانہ کے مطابق ہے۔ اور اسی کی تائید میں وہ کثرت ازدواج کا مسئلہ بھی پیش کرتے ہیں جس سے وہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اسلام نے ہر زمانہ اور ہر قوم کے مناسب حال تعلیم دی ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ:۔

"یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ احکام کی وسعت ان کے مفید اور نفع رساں ہونے کا بہترین ثبوت ہوتی ہے اور یہ قرآن کریم کے احکام کی خصوصیت ہے وہ اعلیٰ سے اعلیٰ سوسائٹی کے مناسب حال حکم بھی دیتا ہے۔ اور ادنیٰ سے ادنیٰ قوم کے مناسب حال حکم بھی دیتا ہے"

پس ان حوالجات سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ وہ کثرت ازدواج کو بلا شرط بُرا نہیں کہتے۔ بلکہ بعض حالتوں میں اسکو ضروری قرار دیتے ہیں۔

اس میں شک نہیں۔ کہ ان کے نزدیک کثرت ازدواج مہذب ممالک کے لوگوں کے لئے جائز نہیں۔ اور جہاں انھوں نے اپنی ذاتی رائے کا اظہار کیا ہے تو بھی ان کی مراد موجودہ زمانہ کی مہذب سوسائٹی ہی ہے۔ کیونکہ جس حوالہ کو پروفیسر صاحب پیش کرتے ہیں۔ وہاں in the present day کے الفاظ موجود ہیں۔ جن کے معنے ہیں کہ موجودہ زمانہ میں۔ پس وہ ہر زمانہ اور ہر حالت میں اس کو ناجائز قرار نہیں دیتے اور اس زمانہ میں کثرت ازدواج کا ناجائز ہونا بھی وہ اپنی رائے میں قرآن شریف کی تعلیم ہی کی بنا پر سمجھتے ہیں پس مسٹر امیر علی نے یہ کہیں نہیں لکھا۔ کہ ہر زمانہ میں اور تمدنی ترقی کے ہر درجہ پر اور تمام حالات میں کثرت ازدواج ... ناجائز اور زنا کاری ہے۔ بلکہ وہ بعض حالات میں .. اسکو جائز اور ضروری سمجھتے ہیں۔ پس پروفیسر صاحب نے مسٹر امیر علی کے قول کو غلط پیرایہ میں پیش کر کے سخت ناانصافی سے کام لیا ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

خاکسار:۔ شیر علی عفا اللہ عنہ
قادیان دارالامان

اتمام حجۃ نمبر ۳

واہ کیا حلفی شہادتیں ہیں!

مولوی محمد علی صاحب وکیل پریذیڈنٹ انجمن اشاعت اسلام لاہور نے ایک ٹریکٹوں کا سلسلہ بنام "اتمام حجت" شایع کرنا شروع کیا ہے۔ اسمیں کیا ہوتا ہے؟ حضرت جری اللہ کی ہتک، حضرت احمدؑ کی تکذیب۔ حضرت حجۃ اللہ کو آپ کے خداداد مقام بلند اور عہدہ جلیلہ سے گرانے کی سعی ناکام و نافرجام۔ اس سلسلہ کے پہلے دو نمبر ول کے ...... مفصل اور مسکت جواب ناظرین الفضل ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اب اسی سلسلہ کا تیسرا نمبر شایع ہوا ہے جس کی تاریخ اشاعت ۱۶ ؍ جنوری ہے۔ مگر ہمیں ۱۴ ؍ فروری کو ملا ہے۔ گویا ایک مہینہ بعد یہ رسالہ کار پرداز ان فتنہ پیغامیہ کی طرف سے ہمیں بھیجا گیا ہے۔ اس کا مفصل جواب تو جناب شیخ عبدالرحمن صاحب فاضل مصری نے مکمل کر لیا ہے۔ جو عنقریب ہم شایع کرینگے۔ مگر ٹریکٹ کے مصنف کی دیانت اور تقویٰ کا حال ظاہر کرنے کے لئے جو بات ہم اس وقت لکھنا چاہتے ہیں۔ یہ ہے کہ اس ٹریکٹ میں جن لوگوں کے نام لکھے گئے ہیں۔ الخ گویا مولوی محمد علی کے ہم عقیدہ اور ہمخیال اور قادیان اور قادیان والوں سے الگ اور خلاف ظاہر کیا گیا ہے جنکی تعداد ۳۶ ہے اور نمبر ۳۶ پر "بابو الٰہی بخش آفیسر زخشی جہلم" کا نام درج ہے۔ یہ صاحب فوت ہو چکے ہیں۔ مگر ان کے صاحبزادے کو جس وقت یہ ٹریکٹ ملا۔ تو انھوں نے مندرجہ ذیل نوٹ لکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح کے نام مولوی محمد علی کا اصل ٹریکٹ بھیجدیا کہ "نمبر ۳۶ غلط ہے۔ میرے والد صاحب قادیان سے تعلق رکھتے تھے۔ اور جب وہ وفات پانے لگے ہیں یعنی مرنے کے ۱۵ منٹ پہلے سب خاندان کو نصیحت کی کہ قادیان کے سوا تمہارا چھٹکارا نہیں ہے۔ اور یہ بھی کہا خلیفہ صاحب کو السلام علیکم کہہ دینا۔ عبدالحکیم اکونٹنٹ جہلم" مولوی محمد علی نے ایک فوت شدہ شخص پر طوفان فریب باندھا تھا مگر خدا تعالیٰ نے ان کے سحر کو باطل کر دیا۔ اسی قسم کے بعض لطائف مفصل جواب میں بھی آپ ملاحظہ کرینگے۔ مولوی محمد علی صاحب کی اس قسم کی کارروائیوں سے ظاہر ہے کہ ان کے پیش کردہ حلفی شہادتیں کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبۂ جمعہ

"قوم" کا زمانہ گیا
اب
"انسان" کا زمانہ ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

۱۰ر فروری ۱۹۲۲ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

رب العلمین گو پیچھے جو مجھے چوٹ لگی تھی اس کی وجہ سے میں ایک حالت میں کھڑا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ کھڑے ہونے سے سر پر اثر ہوتا ہے۔ اور اس کی وجہ سے حلق میں بھی تکلیف ہوتی ہے۔ مگر باوجود اس ناقابلیت کے ایک اہم مضمون ہے۔ جس کی طرف جماعت کے احباب کو توجہ دلاتا ہوں۔ جب کبھی لوگوں کو اس امر ظاہر سے غافل دیکھتا ہوں۔ تو حیران ہوتا ہوں۔ وہ امر اسلام کی فضیلت کا کھلا نشان ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کا باعث ہے بہت سے لوگ اصولی طور پر اس کو بیان کرتے ہیں۔ مگر چسپاں کرنے میں غلطیاں کرتے ہیں۔ وہ کیا فضیلت ہے؟ قرآن کریم میں اسکو بیان کیا گیا ہے۔ فرمایا الحمد للہ رب العالمین سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ جو کہ رب العالمین ہے تمام جہانوں کی ربوبیت وہی کرتا ہے وہ ہندوستانیوں۔ ایرانیوں۔ افغانیوں۔ جاپانیوں۔ انگریزوں۔ افریقیوں۔ امریکیوں سب کا رب ہے۔ سفید رنگ والوں کا بھی رب ہے۔ کالے رنگ والوں کا بھی چھوٹوں کا بھی رب ہے۔ بڑوں کا بھی۔ غرض کوئی قوم نہیں۔ جس کا وہ رب نہیں۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ وہ جانوروں کا رب نہیں جانوروں کا بھی رب ہے۔ مگر چونکہ جانوروں کے رب ہونے پر بحث نہیں۔ سب مانتے ہیں۔ کہ وہ جانوروں کا رب ہے۔ یہ بحث نادانی سے انسانوں ہی میں پیدا ہوئی ہے۔ یہودی کہیگا کہ ہند کے بکرے کا بھی خدا ایسا ہی رب ہے جیسا کہ شام کے بکرے کا۔ مگر ہندوستانی انسان کے لئے وہ یہ نہیں مانتا۔ ایک گھوڑا ایک گائے کے متعلق تو خدا کی ربوبیت کا قائل ہے۔ مگر انسان کے متعلق نہیں۔ کیونکہ وہ کہتا ہے کہ نجات کا دروازہ تو صرف میرے ہی لئے کھلا ہے۔ کہاں تو وہ سور کے متعلق بھی کہتا تھا۔ کہ اللہ اسکا رب ہے۔ اور کہاں آدمی کے رب ہونے سے بھی منکر ہے۔

خدا کی ربوبیت عامہ کا ظہور تو جانور کے متعلق اختلاف نہیں۔ اگر اختلاف ہے تو وہ بہت مخفی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کا رب ہے۔ پھر بھی اسکی ربوبیت تمام جہان کے لئے رسول کریم سے پہلے ظاہر نہیں ہوئی تھی۔ موسیٰ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت ہندوستان کیلئے ظاہر نہیں ہوئی۔ بلکہ ہند کیلئے رام اور کرشن ذریعہ تھے۔ عرب کے لئے شام و ایران کیلئے بھی موسیٰ کے ذریعہ ظاہر نہیں ہوئی تھی جس طرح خدا کا ایک سورج تمام دنیا کو روشنی پہنچاتا ہے حضرت موسیٰ کے وقت میں یہ بات نہ تھی۔ بلکہ اس وقت چراغ کی حیثیت تھی۔ کیونکہ اس وقت اتحاد کی رسی نے دنیا کو اکٹھا نہیں کیا تھا۔ حتیٰ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ظاہر ہوئی۔ اور آپ کے وجود سے باقی تمام دروازے بند کئے گئے۔ اور صرف محمدی دروازہ کھلا رکھا گیا۔ گویا سورج نکل آیا۔ تمام دئیے بجھا دئیے گئے۔ وہی لیمپ جو رات کے وقت جلتا ہے۔ جب سورج نکلتا ہے۔ تو اسنے دوسری چیزوں کو تو کیا روشنی دینی تھی خود اس کا وجود بھی نظر نہیں آتا۔ تو محمد صلعم کی بعثت کے بعد تمام دئیے ماند ہو گئے۔ کیونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہان کے لئے رب العالمین کے مظہر تھے۔

قومیت پر انسانیت کو ترجیح دو یہ بات نئی نہیں لطیفہ کے طور پر نہیں۔ حضرت مسیح موعود نے اسپر بہت زور دیا ہے گو وضاحت سے لوگوں کو معلوم نہ ہو۔ مگر عموماً جاٹ سے جاٹ بھی اس کو جانتا ہے۔ اور معرفت کے ساتھ یہ بات احمدیوں کے سوا کسی کو معلوم نہیں احمدی ہی جانتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلعم تمام دنیا کے لئے ہیں لیکن یوں تو جانتے ہیں مگر بعض عمل کرنے میں بھول جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ ہندوستانی ہے۔ یہ بنگالی ہے۔ یہ بہاری ہے۔ یہ دکنی ہے۔ یہ عربی ہے۔ یہ شامی ہے۔ گویا قومیت کی یہ حس باقی ہے۔ اگر خدا واقعہ میں رب العالمین ہے۔ اور آنحضرت صلعم اس لئے آئے تھے۔ تو پھر قوموں کی تقسیم بے سود ہے ہم بنگالی وغیرہ کہینگے۔ مگر یہ لفظ سوائے شناخت کے کچھ اثر نہیں کریگا۔ اس لفظ کی وجہ سے حقوق میں فرق نہیں کریگا اگر ایشیائی۔ یورپی۔ امریکی کا سوال ابھی تک باقی ہے تو نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت عبث ہے۔ اور موسیٰ عیسیٰ۔ زرتشت کی حکومت باقی ہے۔ محمد صلعم کے زمانہ کی یہ امت نہیں یا امت تو محمد صلعم کی ہے۔ مگر باتیں موسیٰ اور عیسیٰ کے عہد کی کہتے ہیں۔ منسوب عرب کے نبی کی طرف ہوتے ہیں۔ جس نے دنیا کو ایک کیا۔ اور باتیں وہ کرتے ہیں جو زرتشت کے وقت کی ہیں۔ محمد صلعم کے بعد تو تفریق قومی کو مٹا دیا گیا ہے۔ اور قومی تفریق کرنے والے اسپر قائم ہیں۔ اسلام کا منشاء یہ ہے کہ سب انسان ایک رشتہ میں منسلک ہو جائیں۔ دل میں یہ خیال نہ آئے بنگالی اور ہیں افغانی اور افریقی اور ہیں اور امریکی اور ہندی اور ہیں۔ پنجابی اور جب تک اس بات کو نہیں سمجھتے اس وقت تک گویا آنحضرت کی بعثت کو عبث ٹھراتے ہیں۔ آپ کی بعثت کا تو یہ منشا ہے کہ ان تقسیموں کو مٹا دیا جائے۔ اور انسان کو سب سے بڑا سمجھا جائے۔ تمام سیاسی جھگڑے اور اختلاف اس اختلاف قومی کے باعث ہوتے ہیں۔ ہماری جماعت کو چاہئیے کہ اس امر کو سمجھے اور اس تفریق کے جھگڑے کو مٹائے۔ جب تک یہ نہ ہو ہمارا تبلیغ کرنا بے سود ہے۔ اپنے دلوں سے اقوام کی تفریق کا جھگڑا نکالدو۔ اور پنجابی افغانی ایرانی کے سوال کو چھوڑ دو۔ اور یہ سمجھ لو کہ جو انسان ہے وہ ہمارا بھائی ہے۔ میرا منشا یہ ہے کہ باپ بیٹے یا بھائی اور رشتہ داروں کے جو حقوق ہیں وہ تو رہینگے۔ اور زبان کی وجہ سے جو اختلاف یا انس ہے وہ بھی رہیگا۔ ریل میں مختلف زبانیں بولنے والے بیٹھے ہوں۔ ہم بالطبع اسی شخص سے باتیں کرینگے۔ جو ہماری سمجھتا ہے۔ یہ تو اور بات ہے۔ لیکن جہاں حقوق کا سوال آجائے۔ وہاں قومیت کا کوئی سوال نہ ہو۔ بلکہ انسانیت کا سوال ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah
383

پہلے انبیاء اور خاتم النبیین

پہلے انبیاء کی مثال تو ایسی تھی جیسا پچھلے دنوں ٹورنمنٹ ہوا۔ کہ ایک ٹیم کے مقابلہ میں دوسری ٹیم کھڑی تھی۔ ہر ایک اپنے اپنے نفع کے لئے برسرِ جنگ تھی۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ایسی ہے جیسی میچوں کے بعد ٹی پارٹی ہوتی ہے۔ اب پارٹیوں کا زمانہ گیا اب تو چار اور کیک سامنے ہیں۔ دعوت کا وقت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت کا نام بھی دعوۃ رکھا ہے۔ پہلے نبی آئے۔ اور ہر ایک قوم میں آئے جیسے فرمایا۔ ان من امۃ الا خلا فیہا نذیر پہلے مقابلے ہوئے۔ مگر اب دعوت کا وقت ہے۔ ٹی پارٹی کے وقت یہ کہنا کہ فلاں پارٹی والا وہاں ہو اور فلاں وہاں درست نہیں۔ اب تو سارے اکٹھے ہوگئے۔ یہ روح ہے۔ جو پیدا کرو۔ غیروں کی طرح زبان تک محدود نہ رکھو۔ بلکہ عمل سے ثابت کرو۔ اور یہ سمجھو۔ کہ مختلف اقوام محض تناخت کے لئے ہیں۔ ورنہ حقوق کے لحاظ سے کوئی کسی سے کم نہیں ٭

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(۲۰ دسمبر ۱۹۲۱ء - بعد نماز عصر)

مولانا حافظ روشن علی صاحب نے اخبار الحکم کے فائل میں سے حضرت حجۃ اللہ کا ایک خط بنام حضرت مولوی عبدالکریم مرحوم پیش کیا جس میں حضرت جری اللہ نے لکھا ہے کہ دو آدمی مجھے ملے ہیں۔ ایک حضرت مولوی نور الدین صاحب اور ایک مولوی عبدالکریم صاحب۔ اور تیسرا آدمی پیدا نہیں ہوا۔ اس پر فرمایا کہ مجھے یاد ہے۔ کہ ایک دفعہ گھر میں عورتوں میں بحث چلی۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی بیوی کہتی تھیں۔ کہ مولوی عبدالکریم صاحب حضرت صاحب کو پیارے ہیں۔ اور والدہ (حضرت ام المومنین) فرماتی تھیں کہ حضرت مولوی صاحب (حضرت خلیفہ اول) یہ معاملہ حضرت اقدس کے پیش کیا گیا۔ آپ نے ہنس کر فرمایا کہ حدیث میں جو آتا ہے۔ عملاً دونوں دائیں بائیں ہیں۔ حضرت مولوی صاحب دائیں طرف رہتے تھے۔ اور حضرت مولوی عبدالکریم مرحوم بائیں طرف ٭

۲۱ دسمبر ۱۹۲۱ء - بعد نماز عصر

تذکرۃ المہدی حصہ دوم مولفہ جناب پیر سراج الحق صاحب جو کہ نہایت لطیف اور مفید رسالہ ہے۔ جس میں حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واقعات و ارشادات درج ہیں۔ پیش ہوا۔ اس کو ملاحظہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ کہ یہ بھی مادہ ہوتا ہے۔ پیر صاحب کو واقعات کے یاد رکھنے کا مادہ خوب ہے۔ اس طرح یاد رکھتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ لفظ تک یاد ہیں۔

۲۳ دسمبر ۱۹۲۱ء بعد نماز عصر

عرض کیا گیا کہ فلاں جماعت میں جھگڑا تھا۔ فلاں مبلغ نے ان لوگوں کو تبلیغ میں لگا دیا۔ اب وہ جوش سے کام کرتے ہیں۔ فرمایا کہ تبلیغ سے جھگڑے رک جاتے ہیں۔ کیونکہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ لعلکم تفلحون مذاہب کا اختلاف حکمت کے ماتحت ہے۔ کہ نیکی کی طاقتیں مجتمع ہو سکیں ٭

کیا پیغام نے مطالبہ پورا کر دیا

تقریباً آٹھ سال ہوئے کہ مولوی محمد علی صاحب نے یہ الفاظ شائع کئے تھے۔ "امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص ایک دفعہ دل سے اشہد ان لا الہ الا اللہ کہہ دے۔ تو وہ مومن ہو جاتا ہے۔ چاہے پھر اس سے شرک کفر یا ظلم سرزد ہو"

اس عرصہ میں کئی بار مولوی صاحب سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ آپ نے کس کتاب سے امام صاحب کا یہ مذہب نقل کیا ہے جس کے جواب میں مولوی صاحب تو آج تک کسی کتاب کا نام پیش نہیں کر سکے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ بات خود انہوں نے اپنے پاس سے ہی بنائی تھی۔ اور محض اس لئے بنائی تھی۔ کہ لوگوں پر یہ ظاہر کیا جائے کہ اس خیال کا باطل ہی موجد نہیں۔ بلکہ ائمہ میں سے ایک بڑا امام اس کا اصل موجد ہے۔ نعوذ باللہ۔ مگر اب ۵ جنوری کے پیغام میں ان کے ساتھیوں میں سے ایک نے "احباب قادیان کے ایک مطالبہ کا جواب" کے ہیڈنگ کے نیچے حضرت مجدد الف ثانی کے ایک مکتوب کا حوالہ دیکر ہمیں ڈانٹا ہے کہ اس کو پڑھ کر آئندہ ہمارے امیر پر بہتان باندھنے سے باز آؤ۔ گویا کہ وہ اپنے زعم میں ہمارے مطالبہ کو پورا کر چکا ہے۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یا تو مطالبہ کو پورا کرنے کا مدعی اس مکتوب کو سمجھا ہی نہیں۔ اور یا عمداً لوگوں کی آنکھوں میں خاک ڈالنا چاہتا ہے۔ اس حوالہ میں نہ تو یہ کہیں لکھا ہے۔ کہ جو شخص ایک دفعہ صرف لا الہ الا اللہ کہہ دے۔ وہ مومن بن جاتا ہے۔ خواہ وہ رسولوں پر ایمان لائے یا نہ لائے۔ اور نہ کہیں یہ لکھا ہے کہ مومن بننے کے بعد اگر اس سے کفر بھی سرزد ہو جائے۔ تب بھی وہ مومن ہی رہتا ہے۔ اس مکتوب میں تو حضرت مجدد صاحب یہ فرماتے ہیں۔ کہ "مومن بارتکاب معاصی اگرچہ کبائر باشند از ایمان بیروں نرود و داخل دائرہ کفر نہ گردد" یعنی مومن معاصی کے ارتکاب سے اگرچہ وہ کبیرہ ہی ہوں ایمان سے باہر نہیں ہو جاتا۔ اور نہ کفر کے دائرہ میں داخل ہوتا ہے۔ اسی کی تائید میں انہوں نے یہ نقل کیا ہے۔ کہ امام ابو حنیفہ صاحب سے بھی ایک دفعہ یہ سوال کیا گیا کہ ایک مومن شخص اگر اپنے باپ کو ناحق قتل کر دے اور پھر اس کی کھوپڑی میں شراب ڈالکر پیئے۔ اور اس کے بعد اپنی ماں سے زنا کرے۔ آیا وہ مومن ہے یا کافر؟ امام صاحب نے فرمایا۔ "او مومن است و بارتکاب ایں کبائر از ایمان نبرآمدہ است" یعنی وہ مومن ہے ان کبیرہ گناہوں کے ارتکاب سے وہ ایمان سے خارج نہیں ہو جاتا۔

اب غور فرما دیں۔ کہ اول تو بحث ہی ایسے شخص کی نسبت ہے۔ جو اللہ تعالیٰ اس کے ملائکہ اس کے رسولوں اس کی کتابوں پر ایمان لاکر مومن بن چکا ہے۔ نہ اس بات کی کہ جو شخص ایک دفعہ لا الہ الا اللہ کہہ دے وہ مومن بنجاتا ہے۔ پھر علاوہ اس کے مجدد صاحب بھی یہی فرماتے ہیں کہ ایسا مومن اگر کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرے تو وہ کفر کے دائرہ میں داخل نہیں کیا جائے گا۔ رہیگا مومن ہی۔ گو اس کو عذاب دیا جائیگا۔ اور امام صاحب کا بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہی مذہب نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے بھی ان تمام افعال شنیعہ کو جو ایک مومن شخص کی طرف منسوب کر کے سوال کیا گیا تھا۔ کبیرہ گناہ قرار دیا ہے۔ اور لکھا ہے کبائر کا مرتکب ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔ پس امام صاحب تو ان افعال کو کفر قرار ہی نہیں دیتے۔ بلکہ انہیں صرف گناہ کبیرہ کی حد تک ہی رکھتے ہیں۔ اور واقعہ بھی یہی ہے پس جبکہ وہ اُسے کفر قرار ہی نہیں دیتے۔ تو ان کی نسبت یہ کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ کہ ان کے نزدیک ایک مومن سے اگر کفر بھی سرزد ہو جائے۔ تب بھی وہ مومن ہی رہتا ہے۔ آپ اگر ہمارے مطالبہ کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔ تو ایسا حوالہ بتلائیں۔ جسمیں یہ لکھا ہو کہ اگر اس سے کفر بھی سرزد ہو۔ پھر بھی وہ دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا۔ ورنہ آپ کے امیر پر افتراء کا الزام قائم ہے اور رہیگا۔

دوسرا مکتوب جو آپنے نقل کیا ہے۔ اس کا مطلب بھی آپ نہیں سمجھے۔ کفر اور چیز ہے۔ اور رسوم کفر اور چیز ہے۔ اسپر مفصل بحث کرنے کی اسلئے ضرورت نہیں کہ اس میں امام ابو حنیفہ صاحب رح کا کوئی قول ہی نہیں

والسلام - خاکسار عبد الرحمٰن مصری قادیان

ایک عجیب خواب

میں نے ایک خواب دیکھا ہے میرے دل میں خیر میں یہ تحریک ہوئی کہ ترقی اسلام کے لئے دُعا کروں۔ ابھی میں نے دعا شروع کی تھی۔ کہ یکایک میری نظر دہنے ہاتھ کی طرف گئی۔ جسمیں ایک روپیہ تھا۔ وہ روپیہ میری نظر کے سامنے ہے۔ اور اسپر اپنی نظر بغور جما کر دیکھ رہا ہوں۔ میں نے دیکھا کہ ایک فوج سواروں اور پیدلوں کی اس دائرے کے اندر باقاعدہ حرکت کر رہی ہے۔ اور اس کے چلنے سے جو آواز پیدا ہوتی ہے۔ وہ میرے کان سنتے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ گول دائرہ کرہ ارض ہے۔ جسپر وہ فوج چل رہی ہے۔ اور ملک پر ملک فتح کرتی ہوئی چلی جاتی ہے۔ اور کوئی اس کے مقابل پر نہیں ہے۔ یہاں تک کہ میرے سامنے کی طرف (روپیہ کا ایک رُخ یا کرہ ارض کا ایک حصہ اس نے فتح کر لی ہے۔ پھر دوسری طرف ایسا ہی دورہ شروع ہو گیا ہے۔ اور اسی طرح اس طرف بھی ہو رہا ہے۔ ایک لڑکا ظفر اللہ نامی میرے پاس ہے میں نے وہ نظارہ اسکو بھی دکھایا ہے۔ یہاں تک کہ دوسری طرف کے تمام ملک بھی اس فوج نے فتح کر لئے ہیں مجھے سمجھایا گیا ہے۔ کہ تمام دنیا پر احمدیت اور اسلام کا قبضہ ہو گیا ہے۔ پھر اسی خواب میں دیکھتا ہوں کہ دن چڑھ گیا ہے۔ اور میں اپنی خواب بڑی خوشی سے اپنے متعلقین کو سنا رہا ہوں۔ اس کے بعد مجھے بیداری ہوئی۔ اور میں نے اپنے متعلقین کو جگا کر اپنی حیرت انگیز خواب سُنائی۔

عبد اللہ خان از بہلول پور۔ چک ۱۲۷ رکھ برانچ (لائلپور)

الفضل کی توسیع اشاعت کا سوال

کون نہیں جانتا کہ الفضل سلسلہ حقہ احمدیہ کا آرگن ہے اگر اسکی اشاعت بڑھیگی۔ تو اس کی آواز اتنا ہی بڑا کام کریگی۔ جو احباب الفضل کی اشاعت بڑھانے میں ساعی رہتے ہیں۔ ان میں نمایاں جناب خان بہادر مولوی عبد الحق صاحب آنریری مجسٹریٹ بیلی بھیت ہیں۔ جن کی تحریک سے آئے دن معزز حضرات الفضل کے خریدار بنتے رہتے ہیں۔ اگر خان بہادر موصوف کیطرح سعی دسرگرمی ہمارے دیگر بزرگ احباب بھی کام لیں۔ تو بہت جلد الفضل ہندوستان کے سب سے زیادہ چھپنے والے اخباروں کی صف میں کھڑا ہو سکتا ہے۔ (ایڈیٹر)

اخبار الفضل کی خریداری اسوقت صرف ۱۳۰۰ ہے جو کیا بلحاظ موجودہ زمانہ کی ضروریات کے اور کیا بلحاظ ہماری جماعت کی طاقت کے نہایت قلیل ہے۔ ایک کثیر حصہ جماعت کا ایسا ہے۔ جس نے ابھی تک اس طرف بالکل توجہ نہیں کی۔ اور نہ اس کی اہمیت کو پوری طرح سے سمجھا ہے۔ حالانکہ کوئی جماعت جماعت کہلانے کی مستحق نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ اس کا کوئی مرکز نہ ہو۔ اور کوئی مرکز مرکز نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ جماعت کے تمام افراد اس کے ساتھ تعلق نہ رکھتے ہوں۔ جتنا جتنا کسی جماعت کا تعلق اپنے مرکز سے مضبوط ہو گا۔ اتنا ہی وہ جماعت زیادہ زندہ اور مضبوط کہلانے کی مستحق ہو گی۔ پس ان لوگوں کے لئے جو قادیان میں خود بار بار تشریف نہیں لا سکتے یہ ایک نہایت ہی ضروری امر ہے۔ کہ وہ اخبار الفضل کو منگائیں۔ اور مطالعہ کریں۔ تاکہ وہ اپنے مرکز سے اپنے تعلق کو مضبوط کریں۔ اور اسلام کے ساتھ وابستگی کا احساس ان کے دل میں پیدا ہو۔ ورنہ پھر وہ اس شاخ کی طرح ہو نگے جو جڑ سے جدا ہو کر آہستہ آہستہ خشک ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اور بالآخر بالکل سوکھ جاتی ہے۔ اسلئے جماعت کو اس امر کی طرف متوجہ کرنے کے لئے میں نے ایک نقشہ رپورٹ تجویز کیا ہے۔ جس کو منیجر صاحب الفضل سے ہفتہ وار پُر کروایا جایا کریگا۔ وہ نقشہ حسب ذیل ہے۔ جو دوست اخبار کی اشاعت کے لئے یا اپنے قلم کے ذریعہ سے اخبار کی مدد کرینگے۔ یا خود نئے خریدار بنینگے ان کے نام ہفتہ وار حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے حضور پیش ہوا کرینگے۔

۱ تعداد طبع - ۲ تعداد تبادلہ - ۳ تعداد مفت اشاعت ۴ اصل تعداد خریداران - ۵ تعداد غیر احمدی خریداران - ۶ تعداد غیر مبایع خریداران - ۷ نئے خریداران مع نام و پتہ - ۸ کمی خریداران مع نام و وجہ - ۹ باقاعدگی اشاعت خریدار بڑھانے کے لئے کیا کوشش کی گئی - ۱۰ احباب کی خاص مدد کا ذکر مع نام - ۱۱ آمد - ۱۲ وصول بقایا - ۱۳ متفرق امور و تجاویز -

رحیم بخش - ناظر تالیف و اشاعت قادیان

احمدی بنانے والے

(۱) مولوی محمد فضل خان سکرٹری تبلیغ چنگا بنگیال
(۲) میاں ممتاز علیخان صاحب امرتسر
(۳) میر مُرید احمد خان صاحب فارسٹ آفیسر ریاست خیرپور میرس

ان صاحبوں کے ذریعہ ایک ایک شخص سلسلہ میں داخل ہوا۔ جزاہم اللہ - ناظر تالیف و اشاعت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست نو مبایعین

(یہ نمبر شمار جنوری ۱۹۲۲ء سے شروع ہوتا ہے)

بقیہ ماہ اکتوبر ۱۹۲۱ء

۱۰۷۱۔ محمد حفیظ صاحب۔ ضلع گجرات
۱۰۷۲۔ اہلیہ ملک حسن دین صاحب ۔ شیخوپورہ
۱۰۷۳۔ اہلیہ صاحبہ عمر خطاب اجمری پشاور
۱۰۷۴۔ غلام محمد خان صاحب ۔ ملتان
۱۰۷۵۔ محمد دین صاحب ۔ سیالکوٹ
۱۰۷۶۔ علی کریم صاحب شالیمار بنگال
۱۰۷۷۔ حمید احمد صاحب ڈیرہ دون
۱۰۷۸۔ علی محمد صاحب ۔ پٹیالہ
۱۰۷۹۔ احمد صاحب ۔ گجرات
۱۰۸۰۔ حیدر صاحب ۔ 〃
۱۰۸۱۔ حمد اللہ خان صاحب خوست
۱۰۸۲۔ محمد دین صاحب ۔ سیالکوٹ
۱۰۸۳۔ اہلیہ 〃 〃 〃
۱۰۸۴۔ دختر 〃 〃 〃
۱۰۸۵۔ عبد الرحمٰن صاحب ۔ گوجرانوالہ
۱۰۸۶۔ محمد حسین صاحب 〃 〃
۱۰۸۷۔ غلام محمد صاحب ڈیرہ غازیخان
۱۰۸۸۔ قاضی عبد الواحد صاحب ۔ بنگال
۱۰۸۹۔ باجی بھائی محمد صاحب ۔ بمبئی
۱۰۹۰۔ میر منشی شیخ غلام صاحب فیروزپور
۱۰۹۱۔ مولوی محمد علی صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خان
۱۰۹۲۔ عبد الصمد صاحب ۔ کشمیر
۱۰۹۳۔ مسماۃ خدیجہ ۔ 〃
۱۰۹۴۔ مسماۃ فاطمہ ۔ 〃
۱۰۹۵۔ ملک غلام محمد صاحب ۔ 〃
۱۰۹۶۔ منشی غلام نبی صاحب ۔ جہلم
۱۰۹۷۔ فضل الرحمٰن صاحب میانپور
۱۰۹۸۔ عبد اللہ صاحب ۔ کپورتھلہ
۱۰۹۹۔ عبد الاحد صاحب ۔ کشمیر
۱۱۰۰۔ عباس صاحب ۔ سیلون
۱۱۰۱۔ بی بی صالحہ ۔ 〃
۱۱۰۲۔ عبد الحمید صاحب ۔ 〃
۱۱۰۳۔ فضل دین صاحب ۔ ہوشیارپور
۱۱۰۴۔ منشی خان صاحب 〃 〃
۱۱۰۵۔ یوسف صاحب بصرہ
۱۱۰۶۔ شمشیر علی صاحب ۔ جہلم
۱۱۰۷۔ عبد الجبار صاحب ۔ سیلون
۱۱۰۸۔ ایک صاحب 〃 جالندھر
۱۱۰۹۔ علی محمد صاحب ۔ کپورتھلہ
۱۱۱۰۔ اہلیہ صاحبہ شمشاد علی فیروزپور
۱۱۱۱۔ عبد اللہ صاحب ضلع لاہور
۱۱۱۲۔ مرزا عنایت بیگ صاحب ۔ کراچی

ماہ نومبر ۱۹۲۱ء

۱۱۱۳۔ محمد ابراہیم صاحب ۔ سیالکوٹ
۱۱۱۴۔ اہلیہ صاحبہ عبد الرحمٰن ۔ پشاور
۱۱۱۵۔ والدہ عنایت اللہ صاحب لائلپور
۱۱۱۶۔ مانک صاحب ۔ سیالکوٹ
۱۱۱۷۔ لال دین صاحب 〃 〃
۱۱۱۸۔ محمد بی بی ضلع سیالکوٹ
۱۱۱۹۔ کرم دین صاحب 〃 〃
۱۱۲۰۔ بی بی صاحبہ 〃 〃
۱۱۲۱۔ محمد حسین صاحب 〃 جہلم
۱۱۲۲۔ مقبول حسین صاحب ۔ بنگال
۱۱۲۳۔ امینہ خاتون ۔ بنگال
۱۱۲۴۔ سلیم الدین صاحب 〃
۱۱۲۵۔ عبد الجبار صاحب 〃
۱۱۲۶۔ نجم النساء بی بی 〃
۱۱۲۷۔ حلیمہ بی بی ۔ کراچی
۱۱۲۸۔ عطاء اللہ صاحب ۔ گوجرانوالہ
۱۱۲۹۔ ہمشیرہ عظمت اللہ خان صاحب 〃
۱۱۳۰۔ خدا بخش صاحب 〃 جالندھر
۱۱۳۱۔ تاج محمد خان صاحب ۔ پشاور
۱۱۳۲۔ وزیر محمد صاحب ۔ ہوشیارپور
۱۱۳۳۔ خیر محمد صاحب 〃 〃
۱۱۳۴۔ دین محمد صاحب 〃
۱۱۳۵۔ عبد الرحیم صاحب ۔ سیلون
۱۱۳۶۔ محمد مختار صاحب ۔ گورداسپور
۱۱۳۷۔ میاں احمد صاحب ۔ سیالکوٹ
۱۱۳۸۔ میاں محمد شفیع صاحب انبالہ چھاؤنی
۱۱۳۹۔ روشن بی بی ۔ سیالکوٹ
۱۱۴۰۔ حسین ولد اللہ دتا صاحب 〃
۱۱۴۱۔ عبد اللہ ولد محمد یار صاحب 〃
۱۱۴۲۔ محمد دین ولد فتح دین صاحب 〃
۱۱۴۳۔ غلام قادر صاحب ۔ ضلع سیالکوٹ
۱۱۴۴۔ حسین ولد محمد خان صاحب 〃
۱۱۴۵۔ مستری کریم بخش صاحب ۔ لاہور
۱۱۴۶۔ غلام محمد ولد محمد بخش صاحب لائلپور
۱۱۴۷۔ اہلیہ محمد یعقوب صاحب انسپکٹر 〃
۱۱۴۸۔ چودہری عطاء اللہ خان صاحب سرگودہا
۱۱۴۹۔ اہلیہ جمال الدین صاحب ۔ کپورتھلہ
۱۱۵۰۔ حاجی بیگم 〃 گجرات
۱۱۵۱۔ نصیر الدین صاحب ۔ بنگال
۱۱۵۲۔ انوار خان صاحب 〃
۱۱۵۳۔ غلام نبی صاحب ۔ جالندھر
۱۱۵۴۔ رحیم بخش صاحب ۔ لاہور
۱۱۵۵۔ مستری فضل احمد صاحب ۔ سیالکوٹ
۱۱۵۶۔ خان محمد صاحب ۔ گجرات
۱۱۵۷۔ زمان شاہ صاحب ۔ سندھ
۱۱۵۸۔ دختر رحمت اللہ خان صاحب ہزارہ
۱۱۵۹۔ عبد اللہ ولد نبی بخش صاحب ۔ سندھ
۱۱۶۰۔ عبد القادر صاحب پٹیالہ
۱۱۶۱۔ غلام محمد خان ولد راجہ فتح محمد خان کشمیر
۱۱۶۲۔ اہلیہ ملک جلال الدین صاحب شیخوپورہ

ماہ دسمبر ۱۹۲۱ء

۱۱۶۳۔ صفیہ سلطان ضلع گجرات
۱۱۶۴۔ نواب بی بی ۔ لائلپور
۱۱۶۵۔ کرم اللہ صاحب ۔ سرگودہا
۱۱۶۶۔ مختار احمد صاحب ۔ گورداسپور
۱۱۶۷۔ اہلیہ عبد الرحمٰن صاحب ۔ شیخوپورہ
۱۱۶۸۔ فتح بی بی جھنگ
۱۱۶۹۔ منشی محمد شفیع صاحب ۔ شیخوپورہ
۱۱۷۰۔ سراج الدین صاحب گوجرانوالہ
۱۱۷۱۔ مبارکۃ النساء ۔ کٹک
۱۱۷۲۔ مولوی محمد یوسف علی منٹگمری
۱۱۷۳۔ مستری فضل احمد صاحب ۔ سیالکوٹ
۱۱۷۴۔ فضل بی بی 〃 گجرات
۱۱۷۵۔ محمد بی بی ۔ پشاور
۱۱۷۶۔ فاطمہ بی بی 〃
۱۱۷۷۔ چودہری عنایت اللہ صاحب شاہپور
۱۱۷۸۔ عنایت اللہ صاحب میرٹھ
۱۱۷۹۔ چراغ دین صاحب ۔ سیالکوٹ
۱۱۸۰۔ اللہ رکھا صاحب 〃 〃
۱۱۸۱۔ غلام محمد صاحب 〃 〃
۱۱۸۲۔ خوشیا 〃 〃
۱۱۸۳۔ مہتاب دین صاحب 〃 〃
۱۱۸۴۔ فقیر محمد صاحب 〃 〃
۱۱۸۵۔ شیر محمد صاحب 〃 〃
۱۱۸۶۔ حاکم الدین صاحب 〃 〃
۱۱۸۷۔ نظام الدین صاحب ۔ سیالکوٹ
۱۱۸۸۔ امام الدین صاحب 〃 〃
۱۱۸۹۔ نوابزادہ باقر علیخان صاحب ۔ بدایوں
۱۱۹۰۔ حیدر محمد خان صاحب ۔ اٹک
۱۱۹۱۔ بھاگو ۔ فیروزپور
۱۱۹۲۔ عبد الحمید صاحب ۔ پونا
۱۱۹۳۔ سید پیارے میاں ۔ شاہ آباد
۱۱۹۴۔ ضمیر حسین صاحب گوالیار
۱۱۹۵۔ علی بخش صاحب ۔ پٹیالہ
۱۱۹۶۔ زینب ۔ 〃
۱۱۹۷۔ حشمت ۔ 〃
۱۱۹۸۔ علی احمد صاحب 〃
۱۱۹۹۔ عبد الرحیم صاحب 〃
۱۲۰۰۔ نور احمد صاحب 〃
۱۲۰۱۔ بشیر احمد صاحب 〃
۱۲۰۲۔ فاطمہ پٹیالہ
۱۲۰۳۔ ہمشیرہ عبد الکریم صاحب ۔ گجرات
۱۲۰۴۔ مرزا اسمٰعیل بیگ صاحب ۔ یوپی
۱۲۰۵۔ عبد الرشید صاحب بنگال
۱۲۰۶۔ عبد الرحمٰن صاحب ۔ سیالکوٹ
۱۲۰۷۔ عبد الرحیم صاحب کراچی
۱۲۰۸۔ محمد عبد الواحد صاحب سکندرآباد
۱۲۰۹۔ عبد الغفور صاحب ۔ پانڈیچری
۱۲۱۰۔ ماسٹر اسمٰعیل صاحب بھڑوچ
۱۲۱۱۔ احمد صاحب ۔ گجرات
۱۲۱۲۔ اہلیہ فیض احمد صاحب ڈیرہ غازیخان
۱۲۱۳۔ اسمٰعیل خان صاحب ۔ کٹک
۱۲۱۴۔ ولد دتی حسین خان صاحب تہانیسر
۱۲۱۵۔ لال دین صاحب ۔ گورداسپور
۱۲۱۶۔ وساوا صاحب ۔ شیخوپورہ

ضرورت ہے

(۱) دفتر ڈی۔ ایف۔ سی۔ ایم اے وزیرستان فورس ڈیرہ اسمٰعیل خان کیلئے چند اکونٹنٹ کی ضرورت ہے جو اکونٹنٹ کے کام سے اچھے واقف ہوں۔ خواہ انٹرنس پاس ہوں یا فیل۔ تنخواہ ۵۰ روپیہ علاوہ خوراک (۲) نیز انگریزوں کو اردو پڑھانیوالوں کی بھی ضرورت ہے (یعنی افیسرز منشیوں کی) جو پہلے officers munshis کا کام کر چکے ہوں یا انٹرنس پاس ہونے کے علاوہ برٹش افسروں کے ساتھ بسلسلہ ملازمت یا کسی اور وجہ سے میل جول رکھ چکے ہوں۔ تنخواہ یکصد روپے سے ڈیڑھ سو تک علاوہ راشن اور کپڑے کے۔ تمام درخواستیں معہ نقول سارٹیفکیٹ پتہ ذیل پر بھیجدیں

To. the G. S. O. III
General staff
Waziristan Headquarters
D. G. Khan

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتہارات

(ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل ایڈیٹر)

تلاش گمشدہ

میرا بھائی مسمی محمد شفیع ولد کریم بخش قوم ارائیں عمر تخمیناً ۱۵ سال قد قریباً ۵ فٹ ۵ انچ رنگ گندمی انٹرنس پاس عرصہ قریباً تین سال کا لاپتہ ہے یکصد روپیہ انعام بخیہ پتہ بتانیوالے صاحب کی خدمت میں پیش کیا جائیگا محمد یعقوب احمدی سب انسپکٹر زمیندارہ بنک موضع گوکھووال چک نمبر ۱۲۱ برانچ ڈاکخانہ و ضلع لائلپور

عام برادران جماعت احمدیہ کو ایک نادر موقعہ

تمام احباب کو معلوم ہے کہ خاکسار نے قادیان میں ایک ایسی بلڈنگ بنائی ہے جس پر میرا تمام روپیہ خرچ ہو چکا ہے جس کی وجہ سے میں عرصہ اڑھائی سال سے بیکار بیٹھا ہوں۔ اب میں دوستوں کو تین باتوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ ایک تو جو صاحب میرے ساتھ بیع سلم کرنی چاہے۔ تو اس کو کل روپیہ ۲۸ فروری تک پیشگی دینے پر مبلغ سولہ روپیہ فی ہزار کے حساب خشت اول ماہ مئی۔ جون میں دونگا۔ کل جس میں دس فیصدی علاوہ دوم ہوگی ۲۔ اگر کوئی صاحب بطور تجارت روپیہ دینا چاہے تو اس طرح دے سکتا ہے۔ کہ کام کرنیوالا دو حصہ منافع کا حقدار اور روپیہ والے کا ایک حصہ ۳۔ اگر کوئی صاحب مکان رہن باقبضہ لینا چاہے تو سات دوکانیں اور ایک مکان جن کا اس وقت مبلغ بائیس روپیہ ماہوار کرایہ آتا ہے چار ہزار روپیہ کو رہن باقبضہ دینے کو تیار ہوں۔ ۴۔ اگر کوئی صاحب اس مکان اور دوکانوں کو بیع لینا چاہے۔ تو وہ خود دیکھ لے اور روبرو ہو کر فیصلہ کرلے۔ مکان محلہ دارالفضل متصل نور ہسپتال براستہ موضع ٹھکر برلب سڑک ہے۔ عمارت پختہ ہے۔ ان جملہ امور کے متعلق جو صاحب اطمینان کرنا چاہیں مجھ سے قادیان میں آکر کرلیں۔ فروری ۱۹۲۲ء کے آخر تک

المشتہر

مستری عبدالرحمٰن ٹھیکیدار قادیان

گورداسپور

کیا آپ نے الفضل مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۲۲ء

میں مسٹر سکاٹ امریکی کی کتاب "موسوتہ یورپ میں اسلامی سلطنتیں" کے ترجمہ کا مفصل اشتہار نہیں پڑھا؟ اگر پڑھا ہے تو درخواست بھیجنے میں جلدی کیجئے۔ تاکہ آپ کی عنایت سے کتاب جلد چھپے۔ یقین جانئے کہ ایسی بے نظیر کتاب آپ کو اسلامی تاریخ سے بہرہ ملیگی۔ اس کتاب سے ہمارے مشن کو بہت مدد پہنچیگی اس کتاب کیلئے یہ فخر کافی ہے کہ یہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی نظر فیض اثر سے گذریگی۔ المشتہر

محمد خلیل الرحمٰن سپرنٹنڈنٹ دفتر ایجنٹ ریلوے لاہور

عجیب اور خوشنما انگوٹھی

چاندی کی اس منقش انگوٹھی کا خوبصورت اور چھوٹا سا نگینہ خالص عقیق کا ہے جس پر حضرت اقدس کا مشہور الہام "الیس اللہ بکاف عبدہ" باریک۔ خوشنما۔ چمکیلے اور نہایت پائیدار حروف میں ایسی صنعت کے ساتھ تحریر ہے۔ کہ دیکھ کر حیرت آتی ہے۔ نفیس نایاب اور عجیب تحفہ ہے۔ قیمت فی انگوٹھی اپنا نام بھی ساتھ لکھائیں تو دو روپیہ انگوٹھی نمبر ۲۔ جس پر پوری سورۃ قل ہو اللہ تحریر ہے۔ علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ

شیخ محمد اسمٰعیل احمدی۔ پانی پت۔ پنجاب

پانی پت کے اونی کمبل

پاک و صاف ملائم اون کے مختلف وضع قطع کے عمدہ خوبصورت اور پائدار نہایت گرم تیار ہونے کی وجہ سے پانی پت کا کمبل خاص طور پر تمام ہند میں مشہور ہے۔ چونکہ اب موسم سردی کا شروع ہوگیا ہے۔ لہذا جن صاحبان کو ضرورت ہو۔ فوراً طلب فرمائیں۔ قیمت بمقابلہ خوبیوں کے نہایت ہی کم ہے یعنی ۵ روپیہ سے ۵۰ روپیہ تک نیز ہمارے ہاں پتیل کے خوبصورت بذریعہ کمانی خود بخود کھلنے والے سرد تے بھی نہایت عمدہ پختہ تیار ہوتے ہیں۔ قیمت ۱۲ فی سروتی ہے

المشتہر

شیخ محمد محی الدین کمبل مرچنٹ پانی پت

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرا کا سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے۔ اس عرصہ میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح اول حکیم نورالدین صاحب کا بنا ہوا ہے۔ آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا ہے کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است یہ سرمہ دھند جالا پھولا۔ پڑبال سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیابند ککروں کیلئے اور موسم گرما میں آنکھیں دکھتی ہوں۔ آنکھوں سے پانی ہر وقت بہتا ہو۔ نظر بڑھانے کیلئے بہت مفید ہے۔ اور دیگر امراض چشم کیلئے بسیار مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ ۲ اصلی ممیرا جس کی قیمت ۱۵ روپیہ فی تولہ ہے۔ ترکیب استعمال ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیسکر آنکھوں میں ڈالا جاوے۔ یہ سرمہ خاصکر جس کی آنکھیں گرمی کی موسم میں دکھتی ہوں ان کے لئے بہت مفید و مجرب ہے۔ ترکیب استعمال صبح و شام دو وقت سلائی ڈالا کریں۔ آٹھ روز کے استعمال کے بعد فائدہ ثابت نہ ہو تو سرمہ واپس کرکے قیمت واپس کرالیں۔ شہید مرحوم صاحبزادہ عبداللطیف کے حالات حصہ اول و دوم ۷ محصولڈاک ارکل ۸ کے ٹکٹ بھجوادیں۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے۔ جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضاء نافع مرگی مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت فساد بلغم و قاتل کرم شکم و مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت قسم اول عہ قسم دوم ۸ فی تولہ۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری۔ بادامی۔ سیاہ۔ اور سفید ماشی۔ ریشمی اور سوتی ٹسری صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔ المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

385

کشمیری ١؍

مندرجہ ذیل اشیاء اسوقت بہت ارزاں ہیں جو تاجران وخریداران کے لئے ایکساں نرخ علاوہ پہلے اشتہار کے
چائے خطائی اصلی ۔ چائے خطائی نقلی ۔ پشم اعلے
فی سیر ۱۲؍ ۔ فی سیر ۱؍ ۔ فی سیر ۲؍
پشم معمولی ۔ پشم درمیان ۔ نربسی جدوار ۔ نافہ خطائی
فی سیر ۳؍ ۔ فی سیر ۲؍ ۔ فی تولہ ۸؍ ۔ فی تولہ ۳؍
ممیرا اصلی ۔ اور ہرقسم ۔ ریشمی کپڑے اصلی
فی تولہ ۱؍ ۔ چیڑیجات ۔ یارقندی
مومیائی ست سلاجیت اصلی ۔ ہبیدانہ اصلی
فی سیر ۱۲؍ ۔ فی سیر ۱؍
علاوہ دیگر اشیاء کشمیر نمدہ یارقندی للعہ تا ۱؍ دُھسے
سے ۵ یا ایک سو ۔ چادریں زنانہ گرم کا مدار عہ تا عہ
المشتہر خاکسار محمد اسمٰعیل احمدی احمدیہ سپلائنگ ایجنسی سرینگر کشمیر پل نمبر ۴

چاندی کے خوشنما موتی ۱؍

جنکو جناب اکمل صاحب منیجر الفضل نے پسند فرما کر سبک ۔ صاف چمکدار ۔ گول سچے موتیوں کے مشابہ ۔ کنٹھے اور ہار بنانے کیلئے دلفریب لکھا ہے ۔ خالص چاندی کے یہ نہایت ہی خوشنما موتی ہو بہو ۔ بالکل سچے موتیوں کے مشابہ ہیں ۔ رسالہ رہنمائے تعلیم لاہور کے ایڈیٹر صاحب انپر ریویو کرتے ہوتے لکھتے ہیں "یہ موتی خالص چاندی کے نہایت ہی خوشنما صاف اور چمکدار ہیں ۔ دلفریبی ۔ خوشنمائی اور نفاست انمیں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے ۔ پائداری چمک اور خوبصورتی میں اصلی موتیوں کو شرماتے ہیں ۔ عمدگی نزاکت اور آبداری میں اپنی نظیر آپ ہیں ہار اور کنٹھے بنانے کیلئے ان کے درمیان سوراخ ہیں ۔ سبک نفیس اور خوبصورت زیور بنانے کیلئے عمدہ چیز ہیں" اسی طرح تین درجن اخبارات نے اپنے ریویو میں ان کی تعریف لکھی ہے ۔ اور موجودہ قیمت کم بتائی ہے ۔ قیمت علاوہ محصول تین روپے فی درجن ہے اگر موتی اشتہار کے موافق نہ ہوں تو واپس کرکے معہ محصول اپنی قیمت منگالیں ۔
منیجر کارخانہ سودیشی موتی ۔ پانی پت حلقہ نمبر ۳

آٹا پیسنے کی چکی ١؍

یاد رہے کارخانہ ہلکا چلنے والا اور بیلنہ ہائے ہرقسم رس نکالنے والے جس سے شکر گڑ تیار کیا جاتا ہے کارخانہ میں تیار ہوتے ہیں ۔ دیگر ڈھلائی کا کام عمدہ مصفا ہرقسم تیار کیا جاتا ہے نرخ کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت کریں ۔
مستریان غلام حسین محمد شفیع ایمن فیکٹری بٹالہ ۔ ضلع گورداسپور

الخطبہ ١؍

ایک صاحب ارائیں قوم سے جن کی عمر تقریباً ۳۰ یا ۳۲ سال ہے ننگل متصل قادیان کے رہنے والے ۔ زمینداری پیشہ جنکی آمدنی تقریباً تین صد روپیہ سالانہ ہے نکاح کے حاجتمند ہیں ۔ آدمی شریف اور ہوشیار محنتی معلوم ہوتے ہیں ۔ جو صاحب ان سے رشتہ کرنا چاہیں **دفتر امور عامہ** سے خط وکتابت کریں ۔ ان سے رشتہ کرنے میں قادیان سے زیادہ تعلقات پیدا ہو سکتے ہیں ۔

نادر اور زرین موقعہ ۲؍

جلسہ سالانہ کی ہر طرح سے کامیابی اور بعض دوستوں کی تحریک پر کتابوں میں ۱؍ ماہ کے لئے رعایت قیمت نقد یا بذریعہ وی پی ہوگی ۔ تذکرۃ المہدی ۲؍ ۔ ۱۲؍ شہید مرحوم ۳؍

کتاب	[illegible]	[illegible]	کتاب	[illegible]	[illegible]
براہین احمدیہ چار جلد	۶؍	[illegible]	چشمہ معرفت	[illegible]	[illegible]
درثمین مجلد	۱۰؍	۸؍	مکتوبات احمدیہ	۸؍	۱۴؍
” بےجلد	۷؍	۵؍	حیات النبی	عہ	۱۴؍
آئینہ حق نما	۱۳؍	۱۰؍	حقیقت نماز	عہ	۷؍
سرمہ چشم آریہ	۱۲؍	۱۱؍	اردو پنجابی نظموں کا مجموعہ	عہ	۱۲؍
مرقات الیقین	[illegible]	[illegible]	حمایل عکسی	[illegible]	[illegible]
تحفہ احمدیہ	۶؍	۵؍	عجیب حمایل خورد	[illegible]	[illegible]
خاتم النبیین	[illegible]	[illegible]	اسلامی فلاسفی	۱۳؍	۱۱؍

اس کے علاوہ تمام سلسلہ کی کتب **نصیر شاپ قادیان** سے طلب کریں ۔ فہرست کتب مفت

مرغ کی گولیاں ٤؍

میں نے ایک بچہ مرغ کو چودہ تولہ ہڑتال ورقی ڈیڑھ ماہ میں کھلا کر پھر اس کو ذبح کرکے اس کے پیٹ میں (مقوی اعضائے رئیسہ) ادویات بھر کر روغن گاؤ میں بریاں کرکے گولیاں تیار کی ہیں ۔ جن کے استعمال سے تمام اعضاء رئیسہ میں ازسر نو طاقت آجاتی ہے ۔ اور بوڑھوں کو عالم شباب میں لے آتی ہے ۔ زیادہ تفصیل سے فوائد لکھنے کی ضرورت نہیں ۔ ہر شخص خود ہڑتال کی خوبی جانتا ہے ۔ خوراک ایک گولی صبح اور ایک شام ہمراہ دودھ چالیس روز تک قیمت بلحاظ محنت وفوائد کے معمولی ۴؍ فی درجن رکھی گئی ہے ۔ محصول وغیرہ بذمہ خریدار ۔
نوٹ گولیاں صرف چالیس خریداروں کیلئے ہیں ۔
المشتہرین
خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم گجرات گڑھی شاہدولہ صاحب

پیٹ کی جھاڑو ١؍

نسخہ حضرت خلیفہ المسیح اول ... [illegible] ... سے ہیضہ مفید ہے ۔ آپ نے فرمایا یہ پیٹ کی جھاڑو ہے ۔ میرے والد صاحب نے ستر برس کی عمر تک استعمال کیا ہے جس سے ثابت ہوا ہے کہ قبض اور پیٹ کی صفائی کیلئے مفید ہے بلکہ میں نے مرض انفلوانزا میں جس مریض کو استعمال کرایا ۔ شفایاب ہوا ۔ اس لئے کم از کم یکصد گولیاں احباب کے پاس ہونی چاہئیں ۔ جو ایسے موقعوں پر کام آویں صرف ایک گولی شب کو سوتے وقت کھانے سے قبض وغیرہ کی شکایت رفع ہوتی ہے ۔ قیمت گولیاں فی سیکڑہ معہ محصول ڈاک عہ
المشتہر
سید عبد العزیز ہوٹل قادیان پنجاب

تشحیذ الاذہان کے آٹھ سال کے فائل

جن کی قیمت بیس روپے ہوتی ہے ۔ صرف چودہ روپے میں دئے جائینگے ۔ مباحثہ سرگودہا ۲؍ ۔ مباحثہ بلبنی ۴؍ ۔ نزول المسیح ۲؍
منیجر تشحیذ الاذہان قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کی خبریں

شہزادہ ویلز کی آمد لاہور کا پروگرام ہز رائل ہائینس پرنس آف ویلز کی آمد لاہور کا پروگرام مینجر جی سی ۔ ایس ۔ بلیک صاحب بہادر سپیشل ڈیوٹی لاہور نے ۱۰۔ فروری کو مشتہر کیا ہے۔ خلاصہ ۲۴ فروری ۳ بجکر ۲ منٹ پر ریلوے اسٹیشن لاہور پر سپیشل آنے کے وقت سینیئر گورنمنٹ افسران خیر مقدم کرینگے ۔ جو بغیر ٹکٹ کے نہ ہونگے ۔ اور وہ جلوس شاہی ۔ ایمپرس روڈ ۔ ڈگلس روڈ اور میکلوڈ روڈ سے ہوتا ہوا مال روڈ سے گورنمنٹ ہوس میں ۴ بجے ختم ہوگا ۔ معزز افسران اور ان کے خاندانی ممبروں کیواسطے ٹینڈو ہوٹل میں جگہ تجویز کی گئی ہے ۔ گورنمنٹ ہوس میں استقبال کیواسطے راجگان مہاراجگان و شہزادگان و شہر کے سرکردہ اصحاب ہونگے ۔

۲۶ فروری ۔ صبح گرجہ جانیکے بعد دوپہر یونیورسٹی جلسہ ہوگا ۔ جس کے واسطے بھی ٹکٹ ہونگے ۔

۲۷ فروری ۔ ایچیسن کالج اور ریلوے ورکشاپ کا ملاحظہ اور پنجاب لیجسلیٹو کونسل کا ملاحظہ اس کے بعد پولو جس کے واسطے فری ٹکٹ ہوگا ۔

۲۸ فروری ۔ لاہور چھاؤنی میں فوجی پنشنروں اور پرانے ملازمان فوجی کی پریڈ ہوگی ۔ اس کیواسطے بھی فری ٹکٹ ہونگے ۔

یکم مارچ کو پولیس کی پریڈ گورنمنٹ ہوس میں ہوگی ۔ اور گارڈن پارٹی شالامار باغ میں دیجائیگی جہیں بیرونجات کے مہمانوں کے واسطے سیٹوں کا انتظام مقدم ہے ۔

شہزادہ ویلز امرتسر نہیں آئینگے سرکاری اعلان مجریہ ۱۴ فروری مظہر ہے کہ شہزادہ ویلز امرتسر نہیں آئینگے ۔

مسٹر مانٹیگو پر اعتماد کا ووٹ دہلی ۱۳ فروری ۔ دیوان عام میں مسٹر مانٹیگو کے خلاف جو ملامت کا ووٹ پاس ہونے والا تھا ۔ اس کو پیش نظر رکھکر مسٹر جمنا داس دوارکا داس نے مجلس وضع قوانین ہند میں ان کے پاس اعتماد کا ووٹ پیش کیا۔ مسٹر سیٹا گری آئر اور ڈاکٹر مسٹر بدھکاری نے بروز تائید کی ۔ اور یہ ووٹ بذریعہ تار ولایت بھیجا گیا ۔

خلاف ورزی قانون کیوں بند کیگئی بمبئی ۱۳ فروری گورکھپور کے واقعہ ہائلہ نے جس سے والنٹیروں کا تعلق معلوم ہوتا ہے اور بریلی کے ہنگامے اور مدراس اور بمبئی اور دیگر مقامات کے واقعات کی وجہ سے مسٹر گاندھی نے فیصلہ کرلیا ہے ۔ کہ بردولی میں سول نافرمانی کو ملتوی کیا جائے ۔

مسلمان لیڈران سول نافرمانی کی تائید میں لکھنؤ ۱۱ فروری شیخ شیر حسین صاحب قدوائی نے مسٹر گاندھی کے نام تار بھیجا ہے ۔ کہ موجودہ حالات میں اور بالخصوص جو اودھ میں رونما ہوئے ہیں اجتماعی سول نافرمانی ناممکن ہے ۔ اور یہ بلا تشدد نہ رہیگی ۔ اور نہ ہی اسبات کا انتظام ہوسکتا ہے ۔ کہ بردولی سے آگے یہ مرض متعدی نہ بڑھے گا ۔ اسلئے یا تو فسادات کیلئے تیار ہوجائیے یا سول نافرمانی ملتوی کر دیجئے ۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کا بیان ہے ۔ کہ حکیم اجمل خان صاحب اور ڈاکٹر انصاری نے بھی اس مضمون کے تار مسٹر گاندھی کو بھیجے ہیں ۔

ممالک غیر کی خبریں

فاقہ کش روس کی امداد روما ۱۳ فروری ۔ جہاز "کیپر یانیہ" روس کی طرف روانہ ہوگیا ہے ۔ اس میں انسٹرا الکیمین اٹلی کے فراہم کردہ کپڑے ادویہ اور سامان رسد ہے ۔ جو قیمت میں ۳۰۰۰۰۰ لائر کا ہے ۔

چھ بنگالی افسروں کی گرفتاری لنڈن ۱۳ فروری ۔ ۶ افسروں کو اس بنا پر گرفتار کیا گیا ہے ۔ کہ انہوں نے گذشتہ اکتوبر کی بغاوت میں وزیر اعظم سنہور گرانجہ اور دیگر مشہور اشخاص کے قتل میں حصہ لیا تھا ۔

کینیا کے ہندوستانیوں کا پروٹسٹ لنڈن ۱۳ فروری کینیا کے ہندوستانیوں کے ایک وفد نے مسٹر چرچل کی اس تقریر کے خلاف زبردست صدائے احتجاج بلند کی ہے ۔ جو انھوں نے ۲۷ جنوری کو مشرقی افریقہ کے جلسہ طعام میں کی تھی ۔ وفد کی اعتراضی یادداشت میں لکھا ہے ۔ کہ مسٹر چرچل نے وفد سے مشورہ نہیں کیا اور شاہی فوائد کے لئے یہ ایک خوش آیند امر ہے ۔ کہ ہز مجسٹی کی حکومت نے ابھی تک یورپینوں کی برتری کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا ۔

عرب میں بے چینی لنڈن ۱۰ فروری ۔ رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ مکہ اور جدہ میں ہرطرح امن ہے لیکن عوق کے نواحی قبائل مضطرب ہیں ۔ اور خاصکر مدینہ کے ارد گرد میں بے چینی پیدا کر رہے ہیں ۔

لارڈ ایلنبائی کا پیام سعد زاغلول پاشا کی بیوی کے نام سعد زاغلول پاشا کی گرفتاری کے بعد لارڈ ایلنبائی نے ذیل کا پیام سعد پاشا زاغلول کی بیوی کے نام بھیجا ہے ۔

صاحب العصمت حرم سعد پاشا کو واضح ہو ۔ کہ سعد پاشا کو کسی ایسی جگہ لیجائینگے ۔ جہاں کی آب وہوا مناسب ہوگی ۔ اگر آپ بھی اُن کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں تو آپ کو آرام و آسایش کے ساتھ ان کے ساتھ رکھا جاسکتا ہے ۔

بیگم سعد پاشا زاغلول کا جواب میں نے اپنے شوہر کو خدا کے سپرد و برتر کے حوالہ کر دیا ہے اور ان کے ساتھ میں جانا نہیں چاہتی ۔ کیونکہ جو کام وہ چھوڑ گئے ہیں وہ جاری رہنا چاہیئے ۔ اور میں انکو جاری رکھونگی ۔

سعد زاغلول کی گرفتاری کا اثر قاہرہ میں (احتجاج و اظہار غم کے طور پر) زاغلول پاشا کی گرفتاری کے بعد ٹراموے ۔ موٹریں اور گاڑیاں بالکل بند ہو گئیں ۔ اور کوئی سواری گاڑی نظر نہیں آتی تھی ۔

مسٹر گاندھی کی گرفتاری کا حکم مسٹر مانٹیگو نے اعلان کیا کہ چند روز ہوئے ہیں کہ حکومت ہند نے مسٹر گاندھی کی گرفتاری کا حکم دیا ۔ لیکن مسٹر گاندھی اور اسکے ہمنواؤں کے فیصلہ کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ وہ ترک موالات کو جاری نہیں رکھینگے ۔ اور دیگر خلاف قانون کارروائیاں نہیں کرینگے ۔ گرفتاری ملتوی کردیگئی تاکہ دیکھ لیا جائے کہ کہاں تک خلاف قانون سرگرمیوں کو بند کیا جاتا ہے ۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی بزیر ٹو پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)